بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے بلکہ دوسروں کو، اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 مئی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ (انشاء اللہ) جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ انشاء اللہ شامل ہو گا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا بتایا ہے۔

گزشتہ دنوں میں scandinavia ممالک کے دورے پر تھا تو وہاں اخباری نمائندوں اور پڑھے لکھے لوگوں نے یہ سوال پوچھا کہ تمہارے مقاصد کیا ہیں۔ میں ان کو یہی بتاتا رہا کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے کیونکہ آج کی دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے اور عموماً خدمت انسانیت کے نام پر مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے مزید بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ملکوں اور قوموں کے تعلقات میں دوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو مسجد کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں اسلام اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور خلفاء راشدین کے نمونوں کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے

اس بات کا اظہار جیسا کہ میں نے کہا اکثر لوگوں نے کیا کہ حقیقی تعلیم کا پتا ہمیں اب چلا ہے اور آج ہمیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے بلکہ دوسروں کو، اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: غیروں پر ہمارے فنکشن میں آ کر کیا اثر ہوتا ہے اس وقت اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

ڈنمارک میں ہوٹل میں ایک reception تھی۔ ایک ڈینش مہمان Stenhalfmen کہنے لگے کہ خلیفہ کی تقریر سن کر مجھے بہت زیادہ

تسکین ہوئی ہے اور خوشی ہوئی کہ آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت تھی۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کرے کہ سکینڈی نیویہ میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

ڈنمارک کے شہر ناکسکو کی کونسل کے ایک ممبر نے کہا خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ لاکھوں مسلمان بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں۔

ڈنمارک میں جہاں خاکوں کی بنیاد پڑی تھی ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ اس سے نفرتیں پیدا ہوں گی امن خراب ہوگا تباہی اور بربادی آئے گی اور کچھ نہیں ملے گا تمہیں اور اس بات کو انہوں نے تسلیم کیا کہ گو کہ یہ ایشیو ایسا ہے جو ہمارے لئے بڑا احساس ہے کہ اس خاکوں پر بات کی جائے لیکن جس طریقے سے تم نے سمجھایا ہے ہمیں بڑی اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے ضرور تبدیل ہوگی۔ کہنے لگا کہ اب میں نے اسلام کو بہتر سمجھنے کے لئے ایک قرآن کریم بھی منگوایا ہے جس میں حاشئے بھی موجود ہیں اور آج کی شام کے بعد مجھے اپنی کم علمی کا بھی احساس ہوا ہے۔ کہنے لگے کہ میں قرآن کریم بھی پڑھوں گا۔

ناکسکو شہر کے ایک مہمان نے لکھا کہ ہم آپ کا بڑا ہزاروں بار شکریہ ادا کرتے ہیں کہتے ہیں یہ کانفرنس زندگی بھر کے لئے ایک یادگار لمحہ کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی تجربے کے طور پر یاد رہے گی کہنے لگے کوپن ہیگن سے ناکسکو واپسی تک کوچ میں ایک خاص ماحول تھا تمام سفر اس کانفرنس کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں اور ہر ایک اس بات سے متفق تھا کہ ہم نے ایک بہت اچھا دن گزارا ہے اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔

ایک صحافی نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا کہ بہت کچھ سیکھا اور خلیفہ کی تقریر نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے خاص طور پر اس بارے میں کہ اسلام کی تصویر جو میڈیا میں دکھائی جاتی ہے وہ حقیقت سے بہت مختلف ہے۔ ساری باتیں ہی پیار محبت اور ایک دوسرے کے احترام کے متعلق تھیں اور انہوں نے کہا کہ یہی چیزیں امن کی کنجی ہیں۔

ایک ڈینش خاتون نے کہا کہ آج سے پہلے میں اسلام کے بارے میں منفی باتیں ہی جانتی تھی مگر آج میں نے جو سنا وہ اچھا اور محبت سے بھرا ہوا پیغام تھا۔ میں نے سیکھا کہ ISIS اسلام نہیں ہے اور اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

ایک اور ڈینش خاتون نے کہا کہ مَیں ایسے آدمی سے ملی جس نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ میڈیا کے ذریعہ سے جو اسلام کی تصویر دکھائی جا رہی ہے وہ غلط ہے۔ میں بہت جذباتی اور پر جوش ہوگئی ہوں۔ میں ایک ایسے شخص سے ملی جس نے مجھے جہاد کا مطلب بتایا۔ میڈیا کی آزادی رائے اور دنیا میں امن کے توازن کو برقرار رکھنے کے بارے میں ان کی باتیں مجھے بہت اچھی لگیں۔

پھر ایک ڈینش مہمان کہنے لگے کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں قرآن کے حوالے دیئے اسی بات سے پتا چلتا ہے کہ ان کے الفاظ خود ساختہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی تھے۔ پھر کہنے لگے سچ کہوں تو ڈینش لوگ مسلمانوں سے اور ان جنگوں سے جو مشرق وسطیٰ میں ہو رہی ہیں بہت ڈرتے ہیں مگر کم از کم آج کے بعد ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے کہ وہاں پر جو ہو رہا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ان کے مذہب کی غلطی نہیں بلکہ ان کی تعلیم کو بگاڑا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک طالبعلم نے کہا مجھ پر اور تمام حاضرین پر یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک پر امن مذہب ہے اور یہ قرآن کی آیات کے حوالوں سے ثابت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے خلفاء کی مثالوں سے ثابت کیا اور یہ مجھے بڑا اچھا لگا اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کو بھی واضح کیا جس سے مجھے صحیح اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا۔

ایک اور مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ جس طریق پر انہوں نے ہماری نسل اور اس وقت درپیش مسائل کے بارے میں بات کی اور قرآن کو بنیاد بنا کر ان مسائل کا حل بتایا وہ بہت ہی اعلیٰ تھا۔کم از کم مجھے آج سے پہلے ہرگز علم نہیں تھا کہ قرآن انصاف کے بارے میں اتنا کچھ کہتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ اسلام کے بارے میں میرے نظریات بالکل بدل گئے ہیں۔ پہلے مجھے صرف وہی پتا تھا جو میڈیا بتاتا تھا۔اور یہ بھی اچھالگا کہ انہوں نے بتایا کہ پہلے دور کے مسلمان تو یہود و نصاریٰ سے پیار کا سلوک کرتے تھے۔اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔

پھر ہیومنسٹ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کہتی ہیں۔ پرامن پیغام کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں میڈیا صرف بری چیزوں کو سامنے لاتا ہے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ڈنمارک کا سارا میڈیا آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اور میں اپنے ملک کے لوگوں کے اس رویے سے بہت مایوس ہوئی ہوں۔

پھر ایک ڈینش خاتون ہیں کہنے لگیں مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا مگر آج میں نے بہت کچھ سیکھا اور میں خوش ہوں کہ اس لحاظ سے آپ کے خلیفہ میرے استاد ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خلیفہ کا پیغام پورے ڈنمارک میں پھیلانا چاہئے۔ہمیں ان کے پیغام کو ماننا ہوگا اور ان سے سیکھنا ہوگا۔ مجھے لگتا تھا کہ سارے مسلمان پرتشدد ہوتے ہیں مگر اب مجھے ایسے خیالات رکھنے پر بہت شرم محسوس ہو رہی ہے۔

ایک ڈینش سیاستدان کیم لوفن ہوم نے کہا کہ آپ کے خلیفہ یہ بات بہت واضح کرتے ہیں کہ اسلام تمام مذاہب کو آزادی دیتا ہے۔کہنے لگے دنیا کو خلیفہ کے آواز سننے کی ضرورت ہے ان کے الفاظ کو دور دور تک پھیلنا چاہئے۔شاید آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہوں مگر آپ کا پیغام بہت بڑا ہے۔

ایک ڈینش مہمان جو ٹیچر ہیں کہنے لگیں آج میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے اور میں اپنے طلباء کو جا کر وہ سب کچھ بتاؤں گی جو میں نے آپ کے خلیفہ کو کہتے سنا۔ہمیں اسلام سے نہیں بلکہ دہشتگردی اور شدت پسندی سے رکنا چاہئے اور اسلام اور دہشتگردی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

مالمو میں بھی 140 سے زائد سویڈش مہمان شامل ہوئے مسجد کے افتتاح میں اور ممبران پارلیمنٹ مالمو سٹی کے میئر پولیس چیف سٹی چرچ کے نمائندے یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ

ایک یہودی مہمان نے کہا کہ آج کا یہ دن میرے لئے بہت معلوماتی تھا کیونکہ میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں ایک مسلمان رہنما کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔

ایک خاتون جو عیسائی پریسٹ ہیں ہسپتال میں کام کرتی ہیں نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے۔ میں بہت جذباتی ہوگئی ہوں۔ آج میں نے ایک مسلمان سربراہ کو صرف امن کے بارے میں بولتے سنا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا اور خدا پر پختہ یقین رکھنا چاہئے یہی میرا بھی نظریہ ہے۔

مالمو شہر کے میئر اینڈرسن صاحب نے کہا اس مسجد کو ہم اس شہر میں قیام امن اور انٹی گریشن کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ایک صحافی نے کہا بڑی حیرت ہے کہ اس مسجد کے اخراجات جماعت کے لوگوں نے اپنی جیب سے ادا کئے۔ یہ بات میرے لئے نہایت حیرت کا باعث تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی بلکہ تیس ملین کرونز کی بات ہے۔

ایک مہمان جو مالمو یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں کہنے لگے خلیفہ کا خطاب نہایت اثر رکھنے والا تھا امن پیار محبت رواداری کا نہایت مثبت اور عالمی

پیغام ہمیں دیا ہے۔

اسی طرح lund university Malmo میں اسلامیات کے پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔

سویڈش ادارے چرچ آف سیٹالوجی کے چیف برائے انفارمیشن بھی آئے ہوئے تھے کہنے لگے خلیفہ نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ جو کہا مجھے بہت زیادہ اچھا لگا اور وہ فقرہ یہ تھا کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کرنا چاہئے۔

ایک دوست مائیکل جن کے والدین پولش ہیں سویڈن میں رہتے ہیں کہنے لگے کہ تقریر ہر لحاظ سے مکمل تھی اس میں امن اور ایک دوسرے کے مدد کرنے کا پیغام تھا۔ کہنے لگا کہ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں مگر یہاں پر اکثر لوگ عموماً دوسرے لوگ جو ہیں وہ نہیں رکھتے اس لئے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ایسا شخص سویڈن آیا جو خدا پر اور ایک خالق پر پختہ یقین رکھتا ہے۔

ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اس شام نے مجھ کو بیحد متاثر کیا ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ خلیفہ نے چند ہی منٹوں میں بہت سے موضوعات پر بات کی اور اسلام کا اس رنگ میں دفاع کیا جو کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔

ایک عیسائی پادری کہنے لگے کہ مجھے آپ کے خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے اتفاق ہے بالخصوص مجھے انکی یہ بات پسند آئی ہے کہ ہمیں خدا کو یاد رکھنا چاہئے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے نیز یہ کہ انہوں نے شروع میں جو قرآن پڑھا تو مجھے وہ بہت روحانی اور ہلا دینے والا لگا۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے بہت سارے تاثرات مہمانوں کے ہیں۔ بدھسٹ بھی ہیں عیسائی بھی ہیں اور سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ جو ہے وہ یقیناً شدت پسندی کے خلاف ہے۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ خلیفہ کو ہر جگہ اور ہر پلیٹ فارم پر اسلام کی نمائندگی کرنی چاہئے اور لوگوں کو ان کی بات سننی چاہئے اگر کسی کو اسلام کا کچھ بھی خوف تھا تو وہ آج دور ہو گیا ہوگا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا۔ حضور انور نے فرمایا اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مزید شان سے جلد از جلد پورا ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 27 May 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB